

اوم شری پرماتمنے نمہ

(دسوال باب)

گزشته باب میں جوگ کے مالک شری کرشن نے پوشیدہ شہنشاہ علوم کی عکاسی کی، جو حقیقی طور پر فلاح عطا کرتا ہے۔ دسویں باب میں ان کا قول ہے کہ یا زو کے عظیم ارجمن! میرے اعلیٰ راز سے مزین قول کو پھر بھی سن۔ یہاں اسی بات کی دوسرا بار کہنے کی ضرورت کیا ہے؟ درحقیقت ریاضت کش کو آخری انجام حاصل کرنے تک اندیشہ بنا رہتا ہے۔ جیسے جیسے وہ حقیقی شکل میں ڈھلتا جاتا ہے۔ دنیوی پر دے باریک ہوتے جاتے ہیں، نئے نئے منظر آتے ہیں۔ عظیم انسان ہی ان چیزوں سے باخبر کرتے رہتے ہیں۔ وہ خود نہیں جانتا اگر وے رہنمائی کرنا بند کر دیں، تو ریاضت کش حقیقی شکل کو حاصل کرنے سے محروم رہ جائے گا۔ جب تک وہ حقیقی شکل سے دور ہے۔ تب تک ثابت ہے کہ دنیا کا کوئی نہ کوئی پرده بناء ہے۔ پھسلنے اور لڑ کھڑا نے کی گنجائش بنی رہتی ہے۔ ارجمن! پناہ شدہ شاگرد ہے۔ اس نے کہا تھا۔ مجھے سنبھالئے۔ لہذا اس کی بھلائی کی خواہش سے جوگ کے مالک شری کرشن پھر بیان کئے

شری بھگوان بولے،

भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः।

यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥ ११ ॥

بازوئے عظیم ارجمن! میرے اعلیٰ اثر والے قول کو پھر سن، جسے میں تجھے جیسے بے حد محبت رکھنے والے کی بھلائی کی غرض سے کہوں گا۔

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः।

अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥ २ ॥

ارجن! میری پیدائش کے بارے میں نہ دیوتا لوگ جانتے ہیں اور نہ ولی حضرات ہی جانتے ہیں۔ شری کرشن نے کہا تھا جنم کرم چ میں دیکھا جا سکتا۔ لہذا میرے اس ظاہر ہونے کو دیوتا اور ولی کے ہے، ان عام ناظروں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ لہذا میرے اس ظاہر ہونے کو دیوتا اور ولی کے

مرتبہ تک پھو ٹھے ہوئے لوگ بھی نہیں جانتے۔ میں ہر طرح سے دیوتاؤں اور ولیوں کی بنیادی وجہ ہوں۔

যো মামজমনাদিং চ বেত্তি লোকমহেশ্বরমু।

অসসংমুদ্ধঃ স মর্ত্যেষু সর্বপাপৈঃ প্রমুচ্যতে॥ ৩॥

جو مجھ زندگی اور موت سے عاری، ابتداء اور انتہاء سے مبرا تمام عوالم کے عظیم معبود کو بدی ہی دیدار کے ساتھ جان لیتا ہے۔ وہ انسان فاپنڈر پر انسانوں میں علم داں ہے یعنی پیدائش سے مبرا، ابدی اور سارے عوالم کے عظیم مالک کو اچھی طرح جانا ہی علم ہے۔ ایسا جانے والا تمام گناہوں سے نجات پا جاتا ہے۔ آواگوں سے نجات پا لیتا ہے، شری کرشن کہتے ہیں کہ یہ دستیابی بھی میرا ہی فیض ہے۔

बुद्धिज्ञानमसम्भोहः क्षमा सत्यं दमः शमः।

सुखं दुःखं भवोऽभावो भयं चाभयमेव च॥ ४॥

ارجන! عقل سلیم، بدی ہی دیدار کے ساتھ جانکاری، مقصد میں عرفان کے ساتھ رجحانات، معانی، دائیٰ حقیقت، نفس کشی، من پر قابو، باطنی خوشی، راہ غور و فکر کی مصیبتیں، روح مطلق کی بیداری، حقیقی شکل کے حصول کے دور میں سارا کچھ کی تخلیل، معبود کے متعلق جواب دہی کا خوف اور دنیوں خوف سے آزادی۔ اور۔

अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः।

भवन्ति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः॥ ५॥

عدم تشدد (احیان) (اینی اپنی روح کی جہنم میں نہ پھو چانے کا برتاب، مساوات جس میں غیر برا بری نہ ہو، صبر، ریاضت، من کے ساتھ حواس کو مقصود کے مطابق تپانا، صدقہ یعنی کمل سپردگی راہ معبود میں عزت و ذلت کا برداشت کرنا، اس طرح مذکورہ بالا جانداروں کے احساسات مجھ سے ہی صادر ہوتے ہیں۔ یہ سارے احساس روحاں طریقہ فکر کے نشانات ہیں۔ ان کی کمی ہی، دنیوی دولت ہے۔

মহৰ্ষযঃ সপ্ত পূর্বে চত্বারো মনবস্তথা।

মদ্‌ভাবা মানসা জাতা যেষাং লোক ইমাঃ প্রজাঃ॥ ৬॥

ہفت ورنگ (ساتھی) یہ تسلسل جوگ کی سات بنیاد یں (شمعیل) نیک خواہش (سُوْنِیْلَیْ) اچھی سوچ (تُنُّوْمَانَسَا) جس میں من کا لگاؤ نہ ہونا (ساتھی) سچائی سے رغبت (اس سانسکریت) تعلق سے قطع تعلق (پادیات کا خیال نہ ہونا) اور تुریغ (اس کے من پر قابو اور ان کے مطابق باطن کے چار صفات (من، عقل، طبیعت اور غرور) اس کے مطابق من جس کے اندر میری عقیدت ہے۔ یہ سب میرے ہی ارادے سے (میرے ہی حصول کے عزم سے اور جو میری ہی ترغیب سے صادر ہوتے ہیں، دونوں ایک دوسرے کے تکمیلہ ہیں) پیدا ہوتے ہیں اس دنیا میں یہ (مکمل روحانی دولت) انہیں کی رعایا ہے۔ کیوں کہ ساتوں تحقیقات کی تحریک میں، روحانی دولت ہی ہے۔ دوسرا کچھ نہیں۔

तां विभूतिं योगं च मम यो वेति तत्त्वतः ।

सोऽविकल्पेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥ ७ ॥

جو انسان جوگ کی اور میری مذکورہ بالاشوکتوں کو بدیہی دیدار کے ساتھ جانتا ہے، وہ ساکن تصوراتی جوگ کے ذریعہ مجھ میں کیسانیت کے ساتھ موجود ہوتا ہے، اس میں کوئی شہہر نہیں ہے۔ جس طرح ہوا سے خالی جگہ پر رکھے چراغ کی لوسیدھی جاتی ہے، لرزش نہیں ہوتی۔ جوگ کی قابو یافتہ طبیعت کی یہی تعریف ہے۔ پیش کردہ اشلوک میں 'آવیکलپن' (غیر تحرک) لفظ اسی مفہوم کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ।

इति मत्वा भजन्तो मां बुधा भावसमन्विताः ॥ ८ ॥

میں ساری دنیا کی تخلیق کی وجہ ہوں۔ مجھ سے ہی ساری دنیا کوشش ہے۔ اس حقیقت کو مان کر عقیدت اور خلوص سے مزین دانش مندوگ مسلسل میری یاد کرتے ہیں مطلب یہ کہ جوگ کے ذریعہ میری رضا کے مطابق جو رحمان ہوتے ہیں، اُسے میں ہی کیا کرتا ہوں، وہ میرا ہی رحم و کرم ہے۔ (کیسے ہے؟) اسے پہلے جگہ جگہ پر بتایا جا چکا ہے۔ وے مسلسل کس طرح یاد کرتے ہیں؟ اس پر فرماتے ہیں۔

मच्छित्ता मद्रगतप्राणा बोधयन्तः परस्परम् ।

कथयन्तश्च मां नित्यं तुष्यन्ति च रमन्ति च ॥ ९ ॥

بلاشکرت غیر مجھ میں ہی مسلسل طبیعت کو لگانے والے، مجھ میں ہی جان لگانے والے ہمیشہ آپس میں میرے طور طریقوں کا علم و احساس حاصل کرتے ہیں۔ میری تعریف کرتے ہوئے ہی سکون پاتے ہیں اور مسلسل میرے تصور میں لگے رہتے ہیں۔

تے شاً س تات يو کتاناً بـ جـاتـاً پـرـتـيـپـورـكـمـ ।

ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते ॥ ७० ॥

مسلسل میرے تصور میں لگے ہوئے اور با محبت یاد کرنے والے ان بندوں کو وہ عقلی جوگ یعنی جوگ سے نسبت دلانے والی عقل عطا کرتا ہوں، جس سے وے مجھے حاصل کرتے ہیں یعنی جوگ کے بیداری معبود کے رحم و کرم کا نتیجہ ہے۔ وہ غیر مرمری فرد، عظیم انسان، جوگ میں داخلہ دلانے والی سمجھ کیسے عطا کرتا ہے۔

تے شا مـे~ وـا~ نـو~ كـمـا~رـثـمـه~ جـنـا~نـا~ ।

ना शया म्यात्मभावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता ॥ ७७ ॥

ان کے اوپر پوری مہربانی عطا کرنے کیلئے میں ان کی روح سے یکساں کھڑا ہو کر، رتح بان بن کر جہالت سے پیدا ہونے والی تاریکی کو علم کے چراغ سے روشن کر کے ختم کر دیتا ہوں، درحقیقت کسی حال آشنا (مستقل مزاج) جوگی کے ذریعے جب تک وہ معبود آپ کی روح سے ہی بیدار ہو کر ہر لمحہ رہنمائی نہیں کرتا، روک تھام نہیں کرتا، اس دنیوی چکر سے آزاد کرتے ہوئے خود آگے نہیں بڑھاتا، تب تک وہ حقیقی یاد کی اصل میں شروعات ہی نہیں ہوئی ویسے تو معبود کو ہرگوش سے اظہار ہونے لگتا ہے، لیکن شروع میں وے پہنچے ہوئے عظیم انسان کے ذریعہ ہی ظاہر ہوتے ہیں، اگر ایسا عظیم انسان آپ کو حاصل نہیں ہے، تو وے آپ سے صاف طور سے مخاطب نہیں ہوں گے۔

مبود، مرشد، خواہ روح مطلق کا رتح بان ہونا ایک ہی بات ہے۔ ریاضت کش کے روح سے بیداری کے بعد ان کے احکامات چار طریقے سے ملتے ہیں جسم سانس سے وابستہ احساس ہوتا ہے، آپ غور و فکر میں بیٹھے ہیں، کب آپ کامن لگنے والا ہے؟ کس حد تک لگ گیا؟ کب من بھاگنا چاہتا ہے اور بھاگ گیا؟ اس کو ہر منٹ سکنڈ پر بھگوان جسم کے

حرکت سے اشارہ کرتے ہیں اعضاء کا پھر کنا مجسم سائنس سے وابستہ احساس ہے جو ایک لمحہ میں دوچار جگہوں پر ایک ساتھ آتا ہے۔ اور آپ کے لا پرواہ ہونے پر منٹ منٹ پر آنے لگے گا، یہ اشارہ تبھی ہوتا ہے، جب مطلوب کی شکل کو آپ لاشریک خیال سے پکڑیں، ورنہ عام جانداروں میں تاثرات کے ٹکڑاؤ سے جسمانی پھر کنا ہوتی رہتی ہے، جن کا معمود سے مطلب رکھنے والوں سے کوئی سرد کار نہیں ہے۔

دوسری احساس خواہ بلا سائنس سے خوابیدہ سائنس وابستہ ہوتا ہے عام انسان اپنے خواہشات سے متعلق خواب دیکھتا ہے۔ لیکن جب آپ معمود کو پکڑ لیں گے، تو یہ موجود خواب بھی احکام میں بدل جاتا ہے، جوگی خواب نہیں دیکھتا، ہونے والے واقعات دیکھتا ہے۔

مذکورہ بالادونوں احساسات ابتدائی ہے، کسی عظیم انسان کی قربت سے، مسن میں ان کے لئے محض عقیدت رکھنے سے ان کی معمولی خدمت سے بھی بیدار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان دونوں سے بھی باریک باقی دواحساسات عملی ہیں، جنہیں عملی راہ پر چل کر ہی دیکھا جاسکتا ہے۔

تیسرا احساس گھری نیند والی سائنس سے وابستہ ہوتا ہے، دنیا میں سب سوتے ہی ہیں، دنیوی فریب کی رات میں سمجھی بے ہوش پڑے ہیں، شب و روز سے جو کچھ کرتے ہیں خواب ہی تو ہے۔ یہاں گھری نیند کا خالص معنی ہے جب معمود کی فکر کی ایسی ڈور لگ جائے کہ صورت (خیال) بالکل سا کن ہو جائے، جسم جا گتار ہے اور من سو جائے، ایسی حالت میں وہ معمود پھر اپنا ایک اشارہ دیں گے۔ جوگ کی حالت کے مطابق ایک نظر آتا ہے، جو صحیح راستہ عطا کرتا ہے، ماضی اور مستقبل سے تعاوف کرتا ہے، قابل احترام مہاراج جی، کہا کرتے تھے کہ ڈاکٹر جیسے بے ہوشی کی دوادے کر معقول علاج کر کے ہوش میں لاتا ہے، ایسے ہی معمود باخبر کر دیتے ہیں۔

چوتھا اور آخری احساس مساوی سانس سے وابستہ ہے۔ جس میں آپ نے لو
 (صورت) لگائی تھی، اُس معبود کے ساتھ مساوات حاصل ہو گئی، اس کے بعد اٹھتے بیٹھتے،
 چلتے پھرتے، ہر جگہ سے اُسے احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ جو گی تینوں دوروں کا جانکار ہوتا
 ہے۔ یہ احساس تینوں دوروں سے الگ غیر مرئی کی حالت والے عظیم انسان روح سے
 بیدار ہو کر سمجھی کے زیر اگر پیدا ہونے والے تاریکی کو چراغ علم سے ختم کر کے انجام دیتے
 ہیں اس پر ارجمن نے سوال کھڑا کیا۔

ارجمن بولا

parं brahma parं dhām pativitram paryam bhavān्।

puruṣaṁ śāśvatāṁ dīvyamādīdevamaj̄aṁ vībhūm̄॥ ۹۲॥

आहुस्त्वामृषयः सर्वे देवर्णिनारदास्तथा ।

असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे॥ ۹۳॥

بندہ نواز! آپ اعلیٰ معبود، اعلیٰ مقام اور قدوس ہیں، کیوں کہ آپ کو سمجھی ولی
 حضرات ابدی، ماورائی انسان رب الارباب، دائیٰ اور عالمگیر کہتے ہیں، اعلیٰ انسان، اعلیٰ
 مقام کا ہی مترادف ماورائی انسان، دائم وغیرہ الفاظ ہیں، عارف ملکوت نارو، اسیت
 - دیول، بیاس اور خود آپ بھی مجھ سے وہی کہتے ہیں یعنی پہلے گزشتہ دور کے ولی حضرات
 کہتے ہیں اب موجودہ دور میں جن کی قربت حاصل ہے۔ نارو، دیول، است، اور ویاس کا
 نام لیا، جوارجن کے ہم عصر تھے۔ صالح انسانوں کی قربت ارجمن کو حاصل تھی) آپ بھی
 وہی کہتے ہیں۔ لہذا۔

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव ।

न हि ते भगवन्व्यक्तिं विदुर्देवा न दानवाः॥ ۹۴॥

اے کیشو! جو کچھ بھی آپ میرے لئے نصیحت کر رہے ہیں وہ سب میں
 صحیح مانتا ہوں، آپ کی شخصیت کونہ دیوتا اور نہ دانو ہی جانتے ہیں۔

स्वयमेवात्मनात्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ।

भूतभावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥ ۹۵ ॥

اے خالق! ماں خلق اے دیوتاؤں دیوتا، اے ماں الٰہ۔ اے انسانوں
میں عظیم انسان۔ خود آپ ہی اپنے کو جانتے ہیں یا جس کے باطن میں بیدار ہو کر آپ ظاہر
کردار یتے ہیں، وہ جانتا ہے، وہ بھی آپ کے ذریعے آپ کی جانکاری ہوئی۔ اس واسطے۔

वक्तुमर्हस्यशेषण दिव्या ह्यात्मविभूतयः ।

याभिर्विभूतिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥ ۹۶ ॥

آپ بھی اپنی اُن ماورائی شوکتوں کو مکمل طور سے ذرا بھی باقی نہ رکھ کر بیان کرنے
میں قادر ہیں، جن شوکتوں کے ذریعے آپ تمام عوالم کو جاری و ساری کر کے موجود ہیں۔
کथं विद्यामहं योगिंस्त्वां सदा परिचिन्तयन् ।

केषु केषु च भावेषु चिन्त्योऽसि भगवन्मया ॥ ۹۷ ॥

اے جوگی! (شری کرشن ایک جوگی تھے) میں کس طرح مسلسل فکر کرتا ہوا آپ کا
علم حاصل کروں اور اے بندہ پرور! میں کن کن احساسات کے ساتھ آپ کو یاد کروں؟
वस्तरेणात्मनो योगं विभूतिं च जनार्दन ।

भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्ति मेऽमृतम् ॥ ۹۸ ॥

اے بندہ نواز! اپنے جوگ کے طاقت کو اور جوگ کی عظمت کو پھر بھی تفصیل کے
ساتھ بتلائیے۔ مختصر میں تو اسی باب کے شروع میں بتایا ہی ہے، پھر بتائیے، کیوں کہ لافانی
عضر کو دلانے والی ان نصیحتوں کو سننے سے مجھے آسودگی نہیں ہوتی۔ ‘رام چریت جے سونت’ (رام چریت 7/52)

جاتا، تب تک اس لافانی عضر کو جاننے کی تشکی بني رہتی ہے۔ داخلہ ہونے سے پہلے ہی
راستے میں ہی یہ سوچ کر کوئی بیٹھ گیا کہ، بہت جان لیا تو اس نے نہیں جانا، ثابت ہے کہ اس
کا راستہ بند ہونا چاہتا ہے۔ لہذا ریاضت کش کو تکمیل تک بھگلوان کو حکام کو پکڑتے رہنا

چاہئے اور اسے برتاؤ میں ڈھالنا چاہئے۔ ارجمن کے بیان کئے گئے تجسس پر جوگی کے مالک
شری کرشن نے فرمایا۔

شری بھگوان بولے

हन्त ते कथयिष्यामि दिव्या ह्यात्मविभूतयः।

प्राथान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यन्तो विस्तरस्य मे॥ ۹۶॥

کور و خاندان میں اشرف ارجمن! اب میں اپنے ماورائی شوکتوں کو، ان میں سے
خاص شوکتوں کے بارے میں مجھے بتاؤں گا، کیوں کہ میری شوکتوں کی پھیلاؤ کی انہما نہیں
ہے۔

अहंमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः।

अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च॥ ۲۰॥

ارجمن! میں سارے جانداروں کے دل میں قائم سب کی روح اور تمام جانداروں
کی ابتداء، وسط اور آخر بھی میں ہی ہوں یعنی پیدائش، حیات اور موت بھی میں ہی ہوں۔

आदित्यानामहं विष्णुज्योतिषां रविरंशुमान्।

मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी॥ ۲۹॥

میں اُدیث کے بارہ اولاد میں وشو ناور روشنی میں منور سورج ہوں، ہوا کی قسموں
میں میں مریجی ناک کی ہوا اور ستاروں میں ماہتاب ہوں۔

दानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः।

इन्द्रियाणां मनश्चाणामस्मि भूतानामस्मि चेतना॥ ۲۲॥

ویدوں میں میں شام و یوں یعنی مکمل مساوات دلانے والا نغمہ ہوں، دیوتاؤں میں
میں ان کا شہنشاہ اندر ہوں اور حواس میں من ہوں کیوں کہ من کی بندش سے ہی میں جانا جاتا
ہوں اور جانداروں میں ان کی جس (چیتنا) ہوں

रुद्राणां शंकरश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसामृ ।

वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ॥ ۲۳ ॥

گیارہ ادروں میں شنکر ہوں، (شنک + ار میں شنکر) یعنی شنکا وں (شک و شہبہ سے الگ کی حالت میں ہوں۔ پچھو اور دیووں میں میں دولت کا مالک کو یہ ہوں، آٹھ وشوؤں میں آگ اور چوٹی والوں میں سیمر لیعنی شوبھوں (نیک خیالات) کی میزان میں ہوں وہی سب سے اوپنجی چوٹی ہے نہ کہ کوئی پہاڑی۔ درحقیقت یہ سب جوگ کی ریاضت کی علامتیں ہیں۔ جوگ سے متعلق الفاظ ہیں۔

रोधसां च मुख्यं मां विद्धि पार्थं बृहस्पतिम् ।

सेनानीनामहं स्कन्दः सरसामस्मि सागरः ॥ ۲۴ ॥

پُر (مقام) کے حفاظت کرنے والے پروتیوں (پیروں) میں برہتی مجھے ہی سمجھ جس سے روحانی دولت کی تحریک ہوتی ہے اور اے پارٹھ، سپ سالاروں میں سوامی کارتینکے ہوں۔ عمل کارم کا ایثار ہی کارتینکے ہے، جسے متحرک وساکن کا خاتمه، قیامت اور بھگوان کا حصول ہوتا ہے، چھیلوں میں میں سمندر ہوں۔

महर्षणां भृगुरहं गिरामस्येकमक्षरम् ।

यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥ ۲۵ ॥

اولیاء میں میں بھرگوں ہوں اور الفاظ میں ایک حرفاً، کار ہوں جو اُس معبدوں کا مظہر ہے سب طرح کے یگوں میں میں ورد کا یگ ہوں، یگ اعلیٰ حیثیت دلانے والی عبادت کے طریقہ خاص کی عکاسی ہے اس کا لب لباب ہے، یادِ الٰہی اور نام کا ورد۔ دو الفاظ سے پار ہو جانے پر نام جب یگ کے درجہ میں آتا ہے تو آواز سے نہیں ورد کیا جاتا نہ غور و فکر سے حق سے بلکہ وہ سانس میں بیدار ہو جاتا ہے یگ کے درجہ والا نام کا اتار چڑھاؤ سانس پر منحصر ہے یہ عملی ہے متحکم رہنے والوں میں میں ہمالیہ ہوں، سرد، مساوی اور مشتمل واحدمعبود ہے۔ جب قیامت ہوئی تو مورث اول منواسی چوٹی میں بندھ گئے۔ متحکم،

مساوی اور پر سکون معبود کی قیامت نہیں ہوئی۔ اس معبود کی پکڑ میں ہوں،

अश्वत्थः सर्ववृक्षाणां देवर्णीणां च नारदः ।

गन्धर्वाणां वित्ररथः सिद्धानां कपिलो मुनिः ॥ २६ ॥

سب درختوں میں میں پیپل ہوں، اشواست، کل تک بھی جس کے رہنے کا وعدہ نہیں کیا جاسکتا، ایسا۔ اشواست، ار्धمool مध्य: شاخما! اشواست، اور بھگوان جس کی جڑ ہے، نیچے قدرت جس کی شانیں ہیں، ایسی دنیا ہی ایک درخت ہے، جسے پیپل کا نام دیا گیا ہے پیپل کا عام درخت نہیں کہ اس کی عبادت کرنے لگے اسی پر کہتے ہیں وہ میں ہوں اور ملکوتی عارفوں (دیورشیوں) میں میں نارو ہوں 'ناراد' (ناراد: س ناراد) آواز کا چھید۔ آواز کی لطافت (روحانی دولت اتنی لطیف ہو گئی کہ میں اٹھنے والی آواز (ناد) پکڑ میں آجائے، ایسی بیداری میں ہوں، گندھروں (دیوتاؤں کی گانے بجانے والی ایک ذات) میں میں چتر رسم ہوں۔ یعنی گاین (فکر) کرنے والے خصائص میں جب شکل ابھرنے لگے، وہ خصوصی حالت میں ہوں، کاملوں میں میں کپل مونی ہوں۔ (کایا) جسم ہی کیل ہے۔ اس میں جب لوگ جائے، اُس خدائی تحریک کی حالت میں ہوں۔

च्छैः श्रवसमश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम् ।

ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणां च नराधिपम् ॥ २७ ॥

گھوڑوں میں میں آب حیات (امر) کیلئے تھے کئے سمندر سے پیدا ہونے والا، اکٹھے، اسکے سرو، فاسک گھوڑا ہوں۔ دنیا میں ہرشی فانی ہے۔ روح ہی جاویدابدی اور لافانی ہے۔ اس لافانی شکل سے جس کی تحریک ہے وہ گھوڑا میں ہوں۔ گھوڑا رفتار کی علامت ہے روحانی عصر کو قبول کرنے میں جب من ادھر رفتار پکڑتا ہے۔ گھوڑا ہے۔ ایسا رفتار میں ہوں۔ ہاتھیوں میں ایراوت (اندر کا سفید رنگ کا ہاتھی) نام کا ہاتھی میں ہوں انسانوں میں شاہ مجھے میں سمجھ۔ درحقیقت عظیم انسان ہی شاہ ہے۔ جس کے پاس تنگ دستی نہیں ہے۔

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ।

प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पणामस्मि वासुकिः ॥ २८ ॥

اسلحہ میں بھر ہوں۔ گایوں میں کام دھین ہوں۔ کام دھین کوئی ایسی گائے نہیں ہے، جو دودھ کی جگہ میں چاہا مکواں مہیا کرتی ہے۔ عارفوں میں وششت کے پاس کام دھین تھی درحقیقت گو حواس کو کہتے ہیں حواس کو قابو میں رکھنے کی خوبی معبود کو قابو میں رکھنے والوں میں پائی جاتی ہے۔ جس کے حواس معبود کے مطابق ساکن ہو جاتے ہیں۔ اس کیلئے اس کے حواس کام دھین بن جاتے ہیں۔ پھر تو اس کے لئے کچھ بھی کمیاب نہیں رہتا، پیدائش دینے والوں میں نئے حالات کو ظاہر کرنے والا میں ہوں۔ (ہرجن) پیدائش ایک تو بچہ باہر پیدا کیا جاتا ہے متحرک وساکن میں رات و دن پیدا ہی ہوتے ہیں، چوہے چیونٹی رات و دن بچے پیدا کرتے ہیں ایسا نہیں بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت اس طرح خصائص کا بدلاو ہوتا ہے۔ اسی بدلاو کی حقیقی شکل میں ہوں سائیں میں میں واسوکی ہوں۔

नन्तश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ।

पितृणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥ २६ ॥

ناؤں (افئی) میں میں انت، یعنی شیث ناگ ہوں۔ ویسے ی کوئی وہ سانپ نہیں ہے۔ جسے عام طور سے لوگ سمجھتے ہیں۔ گیتا کی ہم عصر کتاب شری مد بھاگود، میں اس کی شکل کا ذکر ہے کہ اس زمین سے تیس ہزار پوجن دوری کی ماپ، جو کسی مت سے ایک کوس اور کسی کے مت سے ۲ کوس کی وکسی کے مت سے ۸ کوس کی ہوتی ہے) کہ دوری پر معبود کی طاقت ہے۔ جسے ویژنروی طاقت کہتے ہیں جس کے سر پر یہ زمین سرسوں کے دانے مانند بلا وزن کے ٹکنی ہے اس زمانے میں پوجن کا پیانہ چاہے جو رہا ہو، پھر بھی کافی دور ہے۔ درحقیقت یہ ایک جاذبہ چاہے جو رہا ہو، پھر بھی یہ کافی دور ہے درحقیقت یہ ایک جاذبہ کا بیان ہے سامنے داں لوگوں نے جسے ایقہر مانا ہے سیارہ۔ مصنوعی سیارہ بھی اسی طاقت کی بنیاد پر لکھے ہیں۔ اس خلاء میں سیاروں کا کوئی وزن نہیں ہے۔ وہ طاقت سانپ کی کنڈی کی مانند بھی

سیاروں کو لپیٹے ہے، یہ ہے وہ انت جس کی بنیاد پر یہ زمین نکی ہے شری کرشن کہتے ہیں: ایسی خدائی طاقت میں ہوں پانی میں رہنے والے جانداروں میں ان کا راجہ (وڑڑ) ہوں اور اجداد میں اریسہ ہوں عدم تشدد، صداقت، چوری نہ کرنا، رہبانیت اور ہوس سے مبرزا، پانچ یم (ویلے) ہیں اس کی برتاؤ میں آنے والی برائیوں کو ختم کرنا، ارہ، ضد ہے عیوب کی سرکوبی سے اجداد یعنی گذشتہ تاثرات آسودہ ہوتے ہیں گلوغاصی عطا کرتے ہیں۔ حکومت کرنے والوں میں میں میرراج ہوں یعنی مذکورہ بالایموں، ویلیوں کا ناظم ہوں۔

پ्रہلادا ش्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम् ।

मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम् ॥ ३० ॥

میں دیوؤں (دیتیوں) میں پرہلااد ہوں۔ (پرآہلااد۔ ماورا کیلئے خوشی) محبت ہی پرہلااد ہے۔ دنیوی دولت سے وابستہ رہتے ہوئے معبدوں کی طرف کھینچاوا اور تڑپ شروع ہوتی ہے، جس سے اعلیٰ معبد کا دیدار ہوتا ہے ایسی محبت کی خوشی میں ہوں شمار کرنے والوں میں میں وقت ہوں۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ایسی گنتی یا الح۔ گھڑی۔ دن۔ کچھواڑہ۔ مہینہ وغیرہ نہیں بلکہ معبود کی فکر میں لگا ہوا وقت میں ہوں۔ یہاں تک کہ مسلسل فقر میں وقت میں ہوں۔ جانوروں میں مرگ راج (جوگی بھی مری گ۔ یعنی جوگ کی شکل والے جنگل میں گمن کر نے والا ہے) اور پرندوں میں گروڑ۔ چیل۔ میں ہوں۔ علم ہی گروڑ ہے جب خدائی احساس بیدار ہونے لگتا ہے تب یہی من اپنے معبود کی سواری بن جاتا ہے اور جب یہی من شک و شبہ سے مزین ہے۔ تب سرپ (افٹی) ہوتا ہے۔ ڈنستار ہتا ہے شکلوں (پونیوں) میں پھینکتا ہے گروڑ و شنوکی سواری ہے جو اقتدار ساری دنیا میں اڑوں کی شکل میں متحرک ہے، علم سے مزین من اسے اپنے میں جذب کر لیتا ہے اس کا حال بنتا ہے شری کرشن کہتے ہیں معبود کو قبول کرنے والا من میں ہوں۔

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम् ।

झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी ॥ ३१ ॥

طہارت مہیا کرنے والوں میں میں ہوا ہوں مصلح لوگوں میں رام ہوں رسمتے
جوگی حضرات کس میں من لگاتے ہیں؟ تجربہ میں۔ معبد مطلوبہ کی شکل
یا سمئن س رام، میں جوہدایت دیتا ہے۔ جوگی اس میں مصروف رہتے ہیں اس بیداری کا نام رام ہے اور وہ
بیداری میں ہوں۔ مچھلوں میں مگر مجھ (گڑھیاں) اور نندیوں میں گنگاندی میں ہوں۔

سर्गाणामादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन ।

अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदत्तामहम् ॥ ३२ ॥

اے ارجن! تخلیقات کی اقتداء، انتہاء اور وسط میں ہی ہوں۔ علوم میں تصوف کا
علم میں ہوں۔ جو روح کا اختیار دلا دے، وہ علم میں ہوں۔ دنیا میں زیادہ تر لوگ لو سے دنیا
(مایا) کے اختیار میں ہے۔ حسد و عداوت، دور، عمل، خصلت اور صفات سے آمادہ ہیں۔ ان
کے اختیار سے نکال کر روح کے اختیار میں لے جانے والا علم میں ہوں جسے علم تصوف کہتے
ہیں آپسی اختلافات میں ذکر الہی میں جو فیصلہ کن ہے ایسی گفتگو میں ہوں۔ باقی کے فیصلہ تو
فیصلہ طلب ہوتے ہیں۔

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च ।

अहमेवाक्षयः कालो धाताहं विश्वतोमुखः ॥ ३३ ॥

میں حروف میں اکار، اوم کار، اور مرکب میں ڈوند۔ نام کا مرکب ہوں۔ لافقی
دور میں ہوں دور میں ہمیشہ رو بدل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ وقت جو لافقی جاوید ابدی
روح مطلق میں داخلہ دلاتا ہے، وہ حالت میں ہوں عظیم الشان حقیقی شکل یعنی ہر جگہ جاری
وساری، سب کو مجھانے و پروشن کرنے والا بھی میں ہی ہوں۔

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ।

कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मैथा धृतिः क्षमा ॥ ३४ ॥

میں سب کا خاتمه کرنے والی موت اور آگے پیدا ہونے والوں کی پیدائش کی وجہ
ہوں عورتوں میں میں شہرت، طاقت لفاظی، یادداشت، سمجھ یعنی عقل، صبر اور معافی

میں ہوں۔

جوگ کے مالک شری کرشن کے مطابق انسان دو ہی طرح کے ہوتے ہیں، فانی اور لا فانی۔ تمام جاندار وغیرہ کی پیدائش اور خاتمه کرنے والے یہ جسم فانی انسان ہیں۔ وے نز، مادہ، مرد یا عورت کچھ بھی کہلا سکیں شری کرشن کے الفاظ میں انسان ہی ہیں دوسرا ہے۔ لا فانی انسان جو اعلیٰ درجے کے مستحکم طبیعت کے ساکن ہونے کے دور میں دیکھنے میں آتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس راہ جوگ میں عورت اور مرد سمجھی برابر کے حالات والے عظیم انسان ہوتے آئے ہیں لیکن یہاں یادداشت کی طاقت، عقل وغیرہ عورتوں کے ہی خصوصیات بتائے گئے۔ کیا ان نیک صفات کی ضرورت مردوں کے لئے نہیں ہے؟ کون ایسا مرد ہے جو شری مان شہرت منہ، مقرر، ذہن، عقل مند اور صابر نہیں بننا چاہتا؟ ذہنی سطح پر کمزور رکھ کوں میں انہیں صفات کی ترقی کرنے کیلئے والدین ان کی تعلیم کا الگ سے انتظام کرتے ہیں۔ یہاں کہتے ہیں کہ یہ نشانیاں صرف عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ لہذا آپ غور کر کے دیکھیں کہ عورت کون ہے؟ درحقیقت آپ کے دل کی خصلت ہی 'عورت' ہے اس میں اس خوبیوں کی تحریک ہوئی چاہئے ان صفات کو قبول کرنا عورت خواہ مرد سب کیلئے مفید ہے، جو مجھ سے ہوتے ہیں۔

بृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छन्दसामहम् ।

मासानां मार्गशीर्षोऽहमृतूनां कुसुमाकरः ॥ ३५ ॥

ویدوں میں قابل نغمہ ہوں یعنی ایسی بیداری میں ہوں۔ یہ (چھندوں) میں گایتری بہ ہوں۔ دلانے والا نغمہ ہوں یعنی ایسی دعا (منتر) نہیں ہے، جسے پڑھنے سے نجات ملتی ہے، بلکہ خود پر دگی سے گایتری کوئی دعا (منتر) نہیں ہے، بلکہ خود پر دگی سے وابستہ ایک چھند ہے تین بار متزل ہو جانے کے بعد عارف و شوامتر نے اپنے کو معبود کی پناہ میں پر دکرتے ہوئے کا یعنی زمین و آسمان بہشت (سَا مَوْشَهُ: اور سَا) تینوں عوالم

میں بیشکل عنصر جلوہ گردیوتا، آپ ہی ممتاز ہیں ہمیں ایسی عقل عطا کریں ایسی ترغیب دیں کہ ہم مقصد کو حاصل کر لیں۔ یہ محض ایک گزارش ہے ریاضت کش اپنی عقل سے حقیقی فیصلہ نہیں لے پاتا کہ میں کب صحیح ہوں، کب غلط؟ اس کی یہ حوالے کردہ التجا میں ہوں۔ جس میں یقینی طور سے بھلائی ہے۔ کیونکہ وہ میری پناہ میں آیا ہے۔ مہینوں میں سب سے اعلیٰ مہینہ آگھن، میں ہوں اور جس میں ہمیشہ بہار سے ایسا موسم، دل کی ایسی حالت بھی میں ہی ہوں۔

دھूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ।

जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम् ॥ ३६ ॥

جلالی انسانوں کا جلال میں ہوں۔ قمار بازی میں فریب کرنے والوں کا فریب میں ہوں۔ تب تو اچھا ہے۔ جو اکھیلیں، اس میں مکروہ فریب کریں، وہی معبدوں ہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے یہ دنیا ہی ایک جو اے یہی دغا بازی ہے اس دنیا کے فساد سے نکلنے کیلئے نمائش چھوڑ کر پوشیدگی کے ساتھ چپکے یادِ الہی میں لگ جانا ہی فریب ہے فریب ہے تو نہیں، لیکن بچاؤ کے لئے ضروری ہے۔ جڑ بھرت کی طرح مدست، اندھے، بہر یا ورگوں کی طرح دل سے سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی باہر سے ایسے رہیں کہ جیسے ناواقف ہوں۔ سنتے ہوئے بھی ہ سنے، دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھیں۔ چھپ کر ہی یادِ الہی کا طریقہ ہے تمہی ریاضت کش قدرت اور قدرت کے ملک جوے میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ فتح کرنے والوں کی فتح میں ہوں اور سوداگروں کا یقین (جسے باب دو) اشوک ۳۱ میں کہہ آئے ہیں اس جوگ میں حتی عمل ایک ہے عقل ایک ہی ہے سمت ایک ہی ہے ایسی عملی عقل میں ہوں صالح انسانوں کا جلال اور طاقت میں ہوں۔

ष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पाण्डवानां धनंजयः ।

मुनीनाममप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥ 37 ॥

واشتری خاندان میں میں واسودیو یعنی ہر جگہ موجود رہنے والا دیوتا ہوں۔ پانڈوں میں میں دھنخے (ارجن) ترغیب سے روحانی دولت کو حاصل کرنے والا۔ دھنخے میں ہوں۔ زاہدوں میں میں ویاس ہوں۔ عنصر اعلیٰ کو ظاہر کرنے کی جس میں صلاحیت ہے وہ زاہد میں ہوں سخنوروں میں میں اُسنا یعنی اس میں داخلہ دلانے والا شاعر میں ہوں۔

دण्डو دم�तامस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम् ।

मौनं चैवास्मि गुह्यनां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥ 38 ॥

ظالموں میں ظلم کرنے کی طاقت میں ہوں۔ فتح کے خواہش مندوں کی عملی حکمت ہوں۔ پوشیدہ رکھنے والی احساسات میں تین خاموشی ہوں اور علم والوں میں بدیہی دیدار کے ساتھ ملنے والی سمجھداری، مکمل علم میں ہوں۔

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहर्मर्जुन ।

न तदस्मि विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥ 36 ॥

ارجن! تمام جانداروں کی پیدائش کی وجہ میں ہی ہوں۔ کیوں کہ متھر و ساکن ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔ جو مجھ سے خالی ہو۔ میں ہر جگہ جاری و ساری ہوں۔ میں میری یہی نور سے ہیں۔

नान्तोऽस्मि मम दिव्यानां विभूतीनां परंतप ।

एष तूदेशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥ 40 ॥

اعلیٰ ریاضت کش ارجن! میری ساوارائی شوکنوں کی انتہاء نہیں اپنی شوکنوں کی وسعت بیان تو میں نے مختصر میں کیا ہے۔ درحقیقت وے لامحدود ہیں۔ اس باب میں کچھ ہی شوکنوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگلے ہی باب میں ارجن دیکھنا چاہتا ہے کیونکہ بدیہی دیدار سے ہی شوکنیں سمجھ میں آتی ہیں انداز فکر سمجھنے کے لئے اسی کے اندر سے تھوڑا اظہار کیا گیا۔

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमद्बुर्जितमेव वा ।

तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोऽशसम्भवम् ॥ ४१॥

جو جو بھی شروتوں والی، منور اور طاقت والی چیزیں ہیں ان، ان کو تو میری جلال کی

برکت کے ایک تھوڑے سے حصے سے پیدا ہونے والی ہیں۔ ایسا جان۔

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।

विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥ ४२॥

خواہ ارجن! اس بہت جانے سے تیرا کیا مطلب ہے؟ میں اس تمام دنیا کو کماں

کر کے موجود ہوں۔

مذکورہ بالاشوکتوں کا مطلب یہیں ہے کہ آپ یا ارجن ان سبھی چیزوں کی پرستش کرنے لگیں، بلکہ شرکرشن کا مفہوم اتنا ہی ہے کہ ان سارے متوفیوں سے عقیدت کو سمیٹ کر محض اس لا فانی معبد میں لگاویں اتنے سے ہی ان کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔

مغز سخن

اس باب میں شری کرشن نے کہا کہ: ارجن! میں تجھے پھر نصیحت دوں گا۔

کیوں کہ تو میرا بے حد محبوب ہے۔ پہلے بتاچکے ہیں، پھر بھی بتانے جا رہے ہیں، کیوں کہ منزل مقصود پر پہوچنے تک مرشد سے نصیحت لینے کی ضرورت رہتی ہے، میرے ظاہر ہونے کو نہ دیوتا اور نہ ولی حضرات ہی جانتے ہیں، کیونکہ میں ان کی بھی ابتدائی وجہ ہوں۔ کیونکہ غیر مرئی حالت کے بعد کی عالمگیر حالت کو وہی جانتا ہے۔ جو اس دور سے گزر چکا ہے، جو مجھ لایا پیدائش، لامتناہی اور تمام عوالم کے عظیم خدا کو بدیہی دیدار کے ساتھ جانتا ہے۔ وہی عالم ہے۔

عقل، علم، سمجھ دار، نفس کشی، من پر قابو، صبر، ریاضت، صدقہ اور شہرت کے تصورات یعنی روحانی دولت کی مذکورہ نشانیاں میری دین ہے۔ هفت و رنگ یعنی جوگ کی

سات کردار، اس سے بھی پہلے ہونے والے اس کی مناسبت سے باطنی چار حصے (من، عقل، طبیعت، اور غرور) اور ان کے مطابق من جواز خود پیدا ہے خود خالق ہیں۔ یہ سب مجھ میں جذب، لگا اور عقیدت رکھنے والے ہیں جن کی دنیا میں پیدائش خود سے نہیں، مرشد سے ہوتی ہے۔ جو مذکورہ بالامیری شوکتوں کو محض کو جان لیتا ہے۔ وہ بلاشبہ مجھ میں یکتا نی کی احساس سے داخل ہونے لائق ہے۔

ارجن! میں ہی سب کی پیدائش کی وجہ ہوں، جو پوری عقیدت کے ساتھ ایسی جانکاری حاصل کرتے رہیں وے لاشریک خلوص کے ساتھ مری فکر کرتے ہیں مسلسل مجھ میں من، عقل اور جی جان سے لگنے والے ہوتے ہیں آپس میں میری خصوصیات کی فکر اور مجھ میں ہی مصروف رہتے ہیں۔ ان مسلسل مجھ سے جڑے ہوئے انسانوں کو میں جو گ سے نسبت دلانے والی عقلی عطا کرتا ہوں۔

یہ بھی میرا کرم ہے کس طرح عقلی جو گ دیتے ہیں؟ تو ارجن! خود کفیل ان کی روح میں مستعد ہو کر تیار ہو جاتا ہوں اور ان کے من میں ناجھی سے پیدا ہوئے اندھیرے کو علم کے چراغ سے ختم کرتا ہوں۔

ارجن نے سوال کھڑا کیا کہ بندہ پرور، آپ قدوس آپ قدوس، ابدی، ماروانی، لامتناہی اور سب جگہ جلوہ گر ہیں۔ ایسا ولی حضرات کہتے ہیں کہ اور موجودہ وقت حال میں عارف ملکوت (دیودسی) نارو، دیوں، و پاس اور آپ بھی وہی کہتے ہیں یہی حقیقت بھی ہے کہ آپ کونہ دیوتا جانتے ہیں اور نہ دانو، خود آپ اپنے بارے میں جسے باخبر کر دیں وہی جان پاتا ہے آپ ہی اپنی شوکتوں کا بیان کرنے میں قادر ہیں۔ لہذا مالک مخلوقات، آپ اپنی شوکتوں کا بیان تفصیل کے ساتھ کہجئے، منزل مقصود پر پہنچنے تک معبدوں سے بنتے رہنے کی طلب بنی ہنی چاہئے۔ آگے معبدوں کی خواہش کی اے۔ اسے ریاضت کش کیا جائیں؟ اس پر جو گ کے مالک شری کرشن نے فرد افراد اپنی اکیاسی شوکتوں کی نشانیوں کو

خنقر میں بتایا۔ جن میں سے کچھ تو جوگ کے وسیلہ میں داخل ہونے کے ساتھ ملنے والی باطنی شوکتوں کی عکاسی ہے اور بقیہ کچھ سماج میں مال وزر و کامیابیوں کے ساتھ پائی جانے والی شوکتوں پر روشنی ڈالی اور آخر میں انہوں نے زور دے کر کہا ار جن! بہت کچھ جانے سے تیرا کیا مقصد ہے؟ اس دنیا میں جو کچھ بھی جلال اور شوکتوں سے مزین چیزیں ہیں، وے نی سب میرے جلال کے ایک معمولی حصہ کے طور پر موجود ہے۔ درحقیقت میری شوکتیں بے انتہاء ہیں۔ ایسا کہتے ہوئے جوگ کے مالک نے اس باب کا اختتام کیا۔

اس باب میں شری کرشن نے اپنی شوکتوں کی محض عقل، سمجھ عطا کی، جی سے ار جن کی عقیدت سب طرف سے سست کر ایک معبد میں لگ جائے لیکن دوستوں، سب کچھ سن لینے اور بال کی کھال نکال کر سمجھ لینے کے بعد بھی اس راستہ پر چل کر اسے جانتا باقی ہی رہتا ہے۔ یہ عملی راہ ہے۔

تمام باب میں جوگ کی مالک کی شوکتوں کا ہی بیان ہے۔ لہذا اس طرح شری مدھگو گیتا کی تمثیل اپنیشد علم تصوف اور علم ریاضت سے متعلق شری کرشن اور ار جن کے مکالمہ میں، بیان شان و شوکت، (و پھوتی وزن) نام کا دسوال باب مکمل ہوتا ہے۔ اس طرح قابل احترام پر مہنس پرمانند جی کے سوامی اڑگڑاند کے ذریعے لکھی شری مدھگو گیتا کی تشریح، پتھار تھوگیتا، حقیقی گیتا، میں بیان شان و شوکت، نام کا دسوال باب مکمل ہوا۔

ہری اوم تت ست۔

اوہم شری پر ماتمنے نہ

। اथ دشمنोऽध्यायः ॥